آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤگے | لو تمھیں طور تسلّی کا بتایا ہمنے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۱۷ اگست ۱۹۱۸ء نمبر ۸

مطابق ذی قعدہ ۱۳۳۶ھ

فہرست مضامین

پُر اسرار امراض ۲۹۱-۲۹۵

عیسائیت نئے روپ میں ۳۱۷-۳۱۹

مسیح موعود علیہ السلام اور ترکی سلطنت ۲۹۶-۳۱۶

امداد جنگ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا فرمان ۳۱۹-۳۲۰

(ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ کو قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے)

اعلحضرت خلیفۃ المسیح حکیم الامت مولوی نورالدین صاحبؓ کی مجرّب المجرّب ادویہ

ہم نے ناظرین کی خاطر اپنے استادی المکرم کے تمام عمر کے مجرّبات بطور ہدیہ کے رکھے ہیں۔ آپ نے بے شک مجرب دیکھی ہونگی۔ مگر لاثانی وجود کی ایجاد بھی لاثانی ہوتی ہے جیسے فن طب میں بے مثل تھے۔ ویسے ہی آپکے تیر بہدف ادویہ بے مثل ہیں ؛

حبّ اکسیر جنین یہ گولیاں آپ کی تمام عمر کی مجرّب المجرّب ہیں انکے استعمال سے خاص فضل ربّی سے کئی گھر بھرے ہوئے ہیں۔ جو اسقاط حمل یعنی اٹھرا کی بیماری کی وجہ سے ویران تھے جنکی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دیکر دلکو پاش پاش کردیتی تھی۔ یا قبل از وقت حمل ضائع ہوجاتے تھی یا کچھ دن پیدا ہونے کے بعد زندہ رہکر فوت ہوجایا کرتے تھے اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے نا امید و مایوس ہوچکے تھے۔ اب وہ گھران گولیوں کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ بھرے ہوئے ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ

حبّ بواسیر خونی کیسا ہی خون کیوں نہ جاتا ہو۔ انکے استعمال سے بند ہوجاتا ہے۔ اور دیر تک استعمال کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ کلّی نجات ہوگی۔ قیمت ۲۴ گولی عمر

حبّ جاوید ضعف دل ودماغ۔ جگر۔ جسم میں سستی۔ چہرہ بے رونق۔ بدن نحیف۔ آنکھیں زرد معدہ میں فتور آگیا۔ غذا ہضم نہیں ہوتی۔ بیٹھکر اُٹھنے سے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ سر چکرا گیا۔ ان اصحاب کے لئے حب جاوید کا استعمال کرنا تندرستی کا بیمہ کرنا ہے۔ اور کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانا ان کا فرض ہے۔ قیمت تیس گولیاں صرف عہ

طحال پُرانی سے پُرانی طحال یعنی تلی کیوں نہ ہو۔ ۲۴ روز کے استعمال سے انشاء اللہ تعالیٰ آرام آجاتا ہے۔ ۲۴ عدد گولیاں عہ

مرہم پھوڑے پھنسی۔ پُرانے نئے زخم گندے گندے بلکہ ناسُور تک بھی اسکے استعمال سے اچھے ہوجاتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ عمر

تریاق معدی کمزوری معدہ۔ ضعف ہضم۔ پیٹ کا پھولنا۔ قراقر۔ قے۔ متلی۔ بدہضمی۔ تُرش ڈکار۔ معدہ کی خرابی سے بے ترتیبی پاخانہ۔ اسہال۔ غذا کا ہضم نہ ہونا ان امراض کے لئے ہے۔ قیمت شیشی عہ

سُرمہ نور کمزوری نظر۔ دھند۔ جالا۔ قریب کے کُکرے۔ پڑوال۔ پھولا۔ تو ندی لیسدار رطوبت کا جاری رہنا۔ آنسوؤں کا آنا۔ ان امراض میں آپ کا نہایت مجرب المجرب ہے۔ قیمت چھ ماشہ صرف عہ

ملنے کا پتہ: **نظام جان عبدالرحمن کاغانی قادیان۔ ضلع گورداسپور۔**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

پُر اسرار امراض

(مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کے انگریزی مضمون سے ترجمہ کیا گیا)

ایک پیام برقی مورخہ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۱۸ء پچھلے دنوں انگریزی اخبارات میں اس مضمون کا شائع ہوا کہ:۔

شاہ الفانسو۔ اور وزیراعظم مع دیگر وزراء سلطنت کے نیز سپین کی رعایا میں سے بھی تیس فیصدی حصہ ایک ایسی وبائی بیماری کا شکار ہو رہے ہیں جسکی حقیقت و ماہیت ابتک معلوم نہیں ہوئی ہے۔

ایک اور تار خبر ۲۹ مئی کی انہی جرائد میں چھپی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ:۔ سویڈن میں ہزارہا آدمی ایک ایسے مرض میں مبتلا ہیں جو جلندھر کی بیماری سے ملتا جلتا ہے مگر کچھ عجیب ہی قسم کا روگ ہے جسکی اصلیت کا پتہ نہیں لگتا۔

اسی طرح آسٹریلیا کے اخباروں میں ایک اور عجیب پُر اسرار بیماری کا چرچا رہا جو معلوم ہوتا ہے کہ وہاں خوب اچھی طرح اپنے قدم جما چکی ہے۔ وہ ہر سال موسم سرما یعنی ماہ جنوری و فروری میں عود کر آتی ہے اور اسکے حملے عموماً مہلک اور جان ستاں ثابت ہوئے ہیں

اِن پُر اسرار بیماریوں کا ظہور ہم کو حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُن انذاری اعلانات کی طرف توجہ دلاتا ہے جو سنہ ۱۹۰۵ء میں شائع ہوئے۔ اور آپؑ کی مشہور کتاب

حقیقۃ الوحی میں بدیں الفاظ درج ہیں:-

"وہ دن نزدیک ہیں بلکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لیئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدّت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا اور توبہ کرنے والے امان پائینگے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں انپر رحم کیا جائیگا.....

اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تُو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدّت تک خاموش رہا اور اسکی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کیئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سُننے کے ہوں سنے۔"

حضور علیہ السّلام کے یہ الفاظ اکتوبر ۱۹۰۶ء کے ریویو آف ریلیجنز میں بھی شائع کر دیئے گئے تھے۔

یہی پُراسرار امراض ہم کو حضرت احمدؑ کی ایک اور پیشگوئی بھی یاد دلاتے ہیں۔ یعنی آپؑ کا وہ الہام جو حضورؑ نے ۱۳۔ مارچ ۱۹۰۲ء کو شائع کیا اور جسکے الفاظ یہ ہیں:-

"یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی جو بہت ہی سخت ہوگی۔"

ممکن ہے کہ ان ہی عجیب و پُراسرار امراض میں سے کوئی سی ایک بیماری ترقی کرتے کرتے ایسی وبا (پلیگ) کی شکل اختیار کرلے جسکی محولہ بالا پیشگوئی میں خبر دیگئی ہے۔

پس اب وقت ہے کہ یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں کے لوگ خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور خدا کے فرستادہ کی آواز کان دھر کے سنیں جو اس آخری زمانہ

میں جو دنیا کے تمام بڑے بڑے برگزیدہ انبیاءؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق مبعوث ہوا اور جس نے باربار دنیا کو خبردار کیا اور اُن عدیم النظیر مصائب سے ڈرایا جو موجودہ نسل انسانی کے لئے مقدر تھیں۔

ہاں اے یورپ اور امریکہ کے لوگو! اور اے ایشیا و آسٹریلیشیا کے باشندو! حضرت احمدؑ کے انذاری اعلانوں کی سچائی تمکو تو اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر پہلے ہی معلوم ہو رہی ہے۔ اس فرستادۂ برحق نے پیشگوئی کی تھی کہ ایک ایسی آفت و مصیبت نازل ہوگی جو دنیا نے پہلے کبھی نہیں دیکھی چنانچہ وہ بلائے ناگہانی تمھارے سروں پر نازل ہو چکی ہے۔ اور آپؑ کی انذاری پیشگوئی کو نہایت خوفناک و پرہیبت واقعات نے لفظ بلفظ پورا کر دکھایا ہے۔ مگر اسی پر بس نہ سمجھنا بلکہ اگر دنیا اپنی پچھلی غفلت و معصیت پر تائب نہ ہوئی اور اُس نے آسمانی منادی کی ندا کو گوش ہوش سے نہ سُنا تو خدا جانے ابھی اور کیا کیا آفات ارضی و سماوی نازل ہونگی اور دنیا کو کن کن مصائب کا منہ دیکھنا پڑیگا۔ حضرت احمدؑ کے انذاری اعلانوں کا مقصود یہ تھا کہ لوگ توبہ۔ رجوع الی اللہ اور اعمال نیک کے ذریعے اپنے آپ کو اُن غیر معمولی آفات اور بلاؤں سے بچائیں چنانچہ حضرت ممدوحؑ فرماتے ہیں:-

" دوستو اُٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے اب اس دریا سے پار ہونے کے لئے بجز تقویٰ کے اور کوئی کشتی نہیں۔ مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے کہ بغیر اسکے کوئی امن نہیں ..... سو نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔ خدا کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو اور اگر یہ نہیں تو بیمار کی طرح افتاں خیزاں اسکی رضا کے دروازہ تک اپنے تئیں پہنچاؤ اور اگر یہ بھی نہیں تو مردہ کی طرح اپنے اُٹھائے جانیکا ذریعہ صدقہ خیرات کی راہ سے پیدا کرو نہایت تنگی کے دن ہیں اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے آج محض زبانی لاف گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے .... یقیناً سمجھو کہ یہ وہ دن آرہے ہیں کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا پر نہیں آئے تا وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں جو ابتدا سے

نبیوں نے کی تھیں"۔

احمد علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ انذار ۲۷۔ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع کیا تھا (دیکھو ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۰۵ء)

جو پُراسرار امراض اسوقت "یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں" نمودار ہو رہے ہیں وہ عیسویت کے واسطے کافی تنبیہ ہیں اگر حاملان عیسویت اُن سے فائدہ اُٹھانا چاہیں ہمیں حیرانی ہے کہ خدا جانے کیوں دنیا مسیح موعودؑ کو قبول نہیں کر لیتی جبکہ خود خدائے قادر وقاہر ایسے زبردست و زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر رہا ہے۔ جیساکہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک ابتدائی الہام میں خدائے تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ :۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا"

یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک بہت ہی سخت قسم کی وبا پھیلنے کے متعلق احمد علیہ الصلوۃ والسلام نے ۱۳۔ مارچ ۱۹۰۵ء کو اپنا انذاری اعلان شائع فرمایا تھا۔ اور ریویو آف ریلیجنز اس انذار کی بار بار اشاعت اور یاد دہانی سے برابر اپنا فرض اور عیسائی دنیا کے ساتھ ہمدردی و خیر خواہی کا حق ادا کرتا رہا ہے۔ مثلاً فروری سنہ حال کے ہی پرچہ میں حضرت اقدسؑ کی اس پیشگوئی کے متعلق حسب ذیل الفاظ شائع ہو چکے ہیں :۔

"کاش یورپ اور دیگر مسیحی ممالک کا کوئی خیر اندیش مسیح موعودؑ کے اس انذار کو ان علاقوں میں کثرت کے ساتھ شائع کر دے تاکہ لوگ آنیوالے خطرہ سے پہلے متنبہ ہو جائیں مسیحی ممالک کے بارہ میں اس اعلان کی بار بار تشہیر سے ہم تو اپنا فرض ادا کر چکے۔ اب ہماری دلی خواہش ہے کہ حضرت احمد کا یہ پیغام مسیحی دنیا کے ہر فرد و بشر کو پہنچ جائے اور اس قوم کے کیا مرد کیا عورت بلکہ بچہ بچہ اس بات سے آگاہ ہو جائے کہ یہ پیغام اس شخص کی طرف سے ہے جسکے ظہور کی تمام انبیاء ہزارہا سال پہلے سے خبر دیتے آئے اور جو دنیا کے مشہور انبیاء (علیہم السلام) کا موعود ہے اور اس پیغام کا مدعا یہ ہے کہ لوگ اپنی اصلاح کریں نیکی اور پرہیزگاری

کی زندگی بسر کرنے لگیں۔ نیز ان لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اگر اس ندائے آسمانی کی پروا نہ کی گئی تو اندیشہ ہے کہ انہیں بھی ایک نہایت شدید وبائے طاعون پھیلے اور اسی طرح لاکھوں نفوس کی تباہی و ہلاکت کا باعث ہو جیسے کہ ہندوستان کے لوگوں میں اسی نبی اللہؑ کی پیشگوئی کے مطابق یہ وبا کئی سال سے اپنا کام کر رہی ہے ہم نے مسیحی دنیا کو ٹھیک وقت پر خطرہ سے آگاہ کر دیا ہے اور اب پھر احمد علیہ السلام کا یہ پیغام اسکے کانوں تک پہنچاتے ہیں آپؑ فرماتے ہیں:۔ کہ **آنیوالی مصیبت** مثل دیگر تمام بلاؤں اور مصیبتوں کے رجوع الی اللہ سے اور اپنے طریقِ زندگی میں پاک تبدیلی کرنے سے ٹل سکتی ہے +

"آہ! ہم کس طرح دنیا کو یقین دلائیں کہ ہم تہ دل سے چاہتے ہیں کہ ہمارے مسیحی بھائی اور بہنیں مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی دلسوزی و ہمدردی کی آواز کو گوشِ دل سے سنیں تاکہ خدائے تعالیٰ اُنکے حال پر رحم فرمائے اور انہیں اپنے غضب سے بچائے جو اسوقت دنیا پر بڑی پُرہیبت شکل میں بھڑک رہا ہے کیونکہ دنیا نے خدا کے فرستادہ کی آواز کو نہ سُنا جسے خدا نے اس زمانہ میں نوع انسان کی بھلائی کے لئے مبعوث فرمایا تھا اور آج جو کچھ دنیا کے پردہ پر ظہور میں آ رہا ہے یہ سب اسی مرسلِ یزدانی احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی پیشگوئیوں کے حرف بحرف مطابق ہے جو آپؑ نے بارہ تیرہ سال پہلے دنیا کی آگاہی کے لئے شائع فرما دی تھیں"

اُسی انذار کا ہم ایک بار پھر اعادہ کرتے اور اپنی وہی دلی خواہش مکرر ظاہر کرتے ہیں۔ اے دنیا کے لوگو! آؤ اور مسیح موعودؑ کو قبول کرو تاکہ خدائے تعالیٰ تم پر اپنا فضل و رحم نازل فرمائے۔ اس زمانہ کے مرسل یزدانی کی آواز پر کان دھرنے سے تم کب تک پہلو تہی کرتے رہو گے؟ جسکی سچائی کی زمین آسمان دونو شہادت دے رہے ہیں۔ کیا تمھیں اسکے انذاروں کی صداقت کا ابھی تک کافی تجربہ نہیں ہوا؟ کیا ایسے ایسے تلخ تجربوں کے بعد بھی تم مسیح موعودؑ کو رد ہی کئے چلے جاؤ گے؟ تم ہی

زیادہ دنیا میں اور کونسی نسل کو اپنے وقت کے نبی کی صداقت کا یقینی ثبوت ملا ہے؟ اگر تم نے اب بھی اسکو قبول نہ کیا تو یاد رکھو تم پر خدائے تعالیٰ کی حجت اچھی طرح پوری ہو چکی ہے اور تم اس غیور کی نظر میں تمام امم سابقہ و ملل ماضیہ سے کہیں زیادہ مجرم ٹھیرو گے۔

اوپر کا مضمون لکھا جا چکا تھا کہ ہندوستان کی تاروں میں یہ خبر شائع ہوئی کہ وہی وبا جو سپین میں پھیل گئی تھی بمبئی میں بھی نمودار ہو گئی ہے اور لوگ کثرت سے اسمیں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ بمبئی کا ہیلتھ آفیسر رپورٹ کرتا ہے کہ یہ وبا غیر معلوم طور پر نمودار ہو کر اس کثرت سے پھیل گئی ہے کہ شہر کی تجارت اور لوگوں کی خانگی زندگی میں خطرناک ابتری واقع ہو گئی ہے اور کمزور طبیعت لوگوں میں موت بھی کثرت سے واقع ہوئی ہے۔ بمبئی سے ابھی اس خبر کو شائع ہوئے چند روز ہی گذرے تھے کہ ۹۔ جولائی کو مدراس سے یہ تار خبر شائع ہوئی کہ وہی وبا جو بمبئی میں نمودار ہوئی تھی مدراس میں بھی پھیل چکی ہے اور روز بروز ترقی کر رہی ہے جس سے تمام کارخانوں کے کاروبار میں سخت حرج واقع ہو رہا ہے۔ پھر مدراس کے ساتھ ہی کلکتہ سے ۱۰۔ جولائی کو یہ برقی پیغام پہنچا کہ شہر کلکتہ میں ایک پُراسرار وبا نمودار ہو گئی ہے جسکی ماہیت دریافت کرنے سے ڈاکٹر لوگ عاجز ہیں۔ اور لوگ بہت کثرت سے اسمیں مبتلا ہو رہے ہیں چنانچہ مرکزی تارگھر کے عملہ میں سے ۵۰ فیصدی ملازم اس بیماری میں گرفتار ہیں۔ پھر ۱۱۔ جولائی کو شہر بنگلور سے تار پہنچا کہ یہی پُراسرار وبا اس جگہ بھی کثرت سے پھیل رہی ہے۔ اُسی تار میں یہ بھی ذکر تھا کہ یہ وبا شہر کننانور میں بھی جو ہندوستان کے مغربی کنارہ پر علاقہ مالابار میں واقع ہے نمودار ہو چکی ہے۔ پھر اس سے دوسرے روز شہر رنگون ملک برما سے تار خبر پہنچی کہ جس قسم کی وبا کی خبر شہر بمبئی۔ مدراس اور کلکتہ سے شائع ہوئی ہے اسی قسم کی وبا شہر سنگاپور میں بھی پھیل گئی ہے چنانچہ سرکاری مطبع کا نصف سے زیادہ عملہ اس بیماری میں گرفتار ہے۔ پھر اسکے بعد فوراً جزیرہ لنکا کے دارالخلافہ کولمبو سے خبر پہنچی کہ یہ نئی قسم کی وبا کولمبو میں بھی نمودار

ہو چکی ہے اور کئی لوگ اس میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ اسکے بعد فوراً شہر آسن سول سے خبر آئی کہ یہ وبا وہاں بھی پہنچ گئی ہے اور وہاں کے ہائی سکول کے قریباً نصف طلباء گرفتار ہو چکے ہیں۔ پھر ۱۵۔ جولائی کو رنگون سے پھر خبر آئی کہ اب وہ وبا شہر رنگون میں بھی نمودار ہو گئی ہے۔ اسکے بعد فوراً ہی کراچی سے خبر آئی کہ وہاں بھی اس وباء نے سر نکالا ہے۔ اس وباء کی نسبت یہ یقین کیا جاتا ہے کہ یورپ سے ہی یہ وباء ہندوستان میں پہنچی ہے۔ بمبئی کے ڈاکٹر نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ جہازوں میں وبازدہ آدمی بمبئی میں پہنچے جن کی وجہ سے یہ وباء شہر بمبئی میں پیدا ہو گئی۔ مگر بندرگاہ بمبئی کے افسروں نے اس رائے کی بڑے زور سے تردید کی ہے اور رنگون میں جو تحقیقات کی گئی ہے اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تجارتی اسباب کے ذریعہ یہ وبا ہندوستان میں پہنچی ہے۔ خیر پہنچنے کا ذریعہ خواہ کچھ ہی ہو یہ بات یقینی ہے کہ مغربی ممالک سے ہی یہ وبا ہندوستان میں پہنچی ہے۔ اور یورپ کی تاروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وبا صرف ملک سپین تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ بعض دیگر ممالک میں بھی پیدا ہو چکی ہے۔ چنانچہ ۱۳۔ جولائی کا برقی پیغام ظاہر کرتا ہے کہ ایک مقام پر ۹۔ جولائی کو ۸۰۰ جرمن قیدی گرفتار کیئے گئے اور اُس سے دوسرے دن اُن میں سے اکثر اس وباء میں گرفتار پائے گئے۔ سپین کی وباء سے یہ وباء زیادہ تیز پائی گئی ہے۔ پھر ۱۴۔ جولائی کی ایک برقی خبر مظہر ہے کہ جرمنی کے بعض علاقوں میں ہی یہی وباء زور سے پھیلی ہوئی ہے اور روزانہ کثرت سے موتیں واقع ہو رہی ہیں۔ اور جرمنی کے دارالخلافہ برلن میں آٹھ ہزار آدمی اس وباء میں گرفتار ہو چکا ہے

دیکھو خدا تعالیٰ کی باتیں کیسی صفائی سے پوری ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ نہ صرف زلزلے آئینگے بلکہ اور بلائیں بھی مختلف رنگوں میں دنیا میں ظاہر ہونگی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے اور دنیا پر اس کثرت سے مصائب کا نزول ہوگا کہ ہر ایک عقلمند انسان اس بات کا اقرار کرے گا کہ یہ تمام آفات غیر معمولی طور پر نسل انسان پر وارد ہو رہی ہیں۔ پس کیا اب بھی تمھیں

مسیح موعود علیہ السّلام

اور

ترکی سلطنت

(مولوی شیر علی صاحب بی۔اے کے انگریزی مضمون سے ترجمہ کیا گیا)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ دنیا بھر کی روحانی اور مذہبی اصلاح کے واسطے مبعوث ہوئے۔اس لئے خدائے تعالیٰ نے جو نشانات آپ کی سچائی ثابت کرنے اور بنی نوع انسان کو اپنا چہرہ دکھلانے کی غرض سے ظاہر فرمائے وہ بھی یکے بعد دیگرے ساری دنیا پر ہی وقوع پذیر ہو کر اقوام عالم کے مشاہدہ میں آرہے ہیں اور جیسا کہ رسالہ ہذا میں پہلے بھی ذکر آچکا ہے جوں جوں آپکا قائم کردہ سلسلہ خدائے تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ترقی کرتا گیا اُن نشانوں کا دائرہ ظہور بھی برابر بیش از بیش وسیع تر ہوتا گیا۔چنانچہ شروع شروع میں جب کہ حضرت کو بیرونی دنیا میں کوئی شہرت حاصل نہ تھی اور آپ کا حلقہ احباب دائرہ واقفیت بہت ہی محدود و مختصر تھا تو یہ نشانات اُسی تنگ دائرہ کے اندر اندر ظاہر ہُوا کرتے تھے۔لیکن جب آپ کی شہرت بیرونجات میں پھیلنی شروع ہوگئی تو ان نشانات کا دائرہ اثر بھی بڑھتا چلا گیا۔یعنی پہلے پہل جس وقت آپ کی کوئی پیشگوئی پوری ہوتی تو اسے ظہور میں آتے دیکھنے والے صرف آپ کے گاؤں کے ہی لوگ ہوتے تھے۔پھر سارے صوبۂ پنجاب کے رہنے والے۔بعد میں ہندوستان بھر کے باشندے۔اور اب کل دنیا کی مخلوق اُن پیشگوئیوں کا جو حضورؑ نے وقتاً فوقتاً شائع فرمائیں مشاہدہ کر رہی ہے۔غرض ہم دیکھتے ہیں کہ سلسلہ احمدیہ کی تدریجی ترقی اور حضرت احمدؑ کے نشانوں کی وسعت ظہور میں ایک حیرت انگیز تطابق پایا جاتا ہے گویا دو نو خطوط متوازیہ کی طرح ایک دوسرے

کے پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔ جب تک یہ تحریک اپنے صوبہ کے اندر اندر کام کرتی رہی تو خدائے قادر نے اپنی حکمت و قدرت کاملہ سے بانیٔ تحریک کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے نشانات بھی ایسے ہی دکھلائے جنہیں صوبۂ مذکورہ کے ہی لوگ مشاہدہ کر سکتے تھے اور جب سلسلہ دیگر حصصِ ہند میں بھی پھیلنا شروع ہو گیا تو نشان بھی وہ ظہور میں آنے لگے جن کو ملک بھر کے لوگ دیکھ لیں اور اس طرح آپؑ کی سچائی کو قبول کر سکیں۔ اور اب جبکہ وقت آگیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام کا مشن چار دانگِ عالم میں پھیلے تو آپؑ کے نشاناتِ صداقت بھی ساری دنیا ہی بچشم خود پورے ہوتے دیکھ رہی ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اور آپؑ کے نشانوں کی یہ توسیع ظہور گویا ایک پیش خیمہ ہے آپؑ کے سلسلہ کی عالمگیر ترقی و مقبولیت کا اور منجانب اللہ ایک کھُلی کھُلی بشارت ہے اس امر کی کہ یہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ الٰہی تائیدات کے ساتھ رفتہ رفتہ تمام اطراف میں پھیلتا پھیلتا ایک دن کُل دنیا پر چھا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز؞

مسیح موعودؑ کی ان پیشگوئیوں میں ایک حیرتناک اور خاص بات یہ بھی ہے کہ وہ صرف معمولی واقعاتِ روزمرہ سے متعلق نہیں ہوتیں بلکہ اُن کا تعلق اکثر ایسے اہم معاملات سے ہوتا ہے جن کے ساتھ دنیا بھر کو دلچسپی ہو۔ تاکہ جب آپؑ کی پیشگوئیاں پوری کرنیوالے واقعات کا ظہور ہو تو لوگوں کی نظر میں ان پیشگوئیوں کی عظمت و اہمیت اور بھی دو بالا ہو جائے؞

ایک اور ممتاز خصوصیت آپؑ کی پیشگوئیوں میں یہ دیکھی جاتی ہے کہ وہ اکثر خلاف توقع واقعات کی شکل میں اور خارق عادت طور پر پوری ہوتی ہیں۔ اور اس غیر مترقبہ ظہور سے خدائے تعالیٰ کا منشاء یہ جتلانا ہوتا ہے کہ آپؑ کی پیشگوئیاں معاذ اللہ کوئی اٹکل بازی یا قیاسی ڈھکوسلے نہیں بلکہ آنیوالے واقعات و حوادث کی بالکل سچی اور پکی خبریں ہوتی ہیں اس خدائے علّام الغیوب کی جانب سے جو دانائے کُل اسرار ہے۔ اور کہ مسیح موعودؑ آیندہ حالات کا جو پتہ دیتے تھے۔ کچھ اپنی طرف سے

نہیں بلکہ اسی سرچشمہ سے خبر پاکر جس کا علم ہر شئے پر محیط ہے اور جسکے اختیار و اقتدار سے دنیا و مافیہا میں ہر ایک امر ظہور پذیر ہوتا ہے ورنہ کس کی طاقت ہے کہ مثلاً زار روس کی معزولی سے ایک دن پہلے بھی یہ حکم لگا سکتا کہ کل اسکی ایسی قابل رحم حالت ہو جائے گی۔ بالیقین دنیا بھر میں کوئی بھی اس بات پر قادر نہوگا حتّٰی کہ خود زار کو بھی اپنے متعلق ایسے درد انگیز حادثہ و عبرت خیز انقلاب کا وہم و گمان تک نہ ہوگا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اسی غیر متوقعہ حادثۂ عظیمہ کی حضرت احمدؐ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائے تعالیٰ سے قبل از وقوع خبر پاکر دنوں ہفتوں یا مہینوں نہیں بلکہ برسوں پہلے۔ ہاں پورے بارہ سال پہلے دنیا کو خبر دیدی تھی اور دی بھی ایسے صاف صاف لفظوں میں جنکے اندر کوئی ایچ پیچ نہیں کسی غلط فہمی کا امکان نہیں اور تاویل کی مطلق ضرورت و گنجائش نہیں تا کہ دنیا جان لے کہ احمدؐ آخر زمان فی الواقع ایک نبی اللہ ہے۔ اللہ اکبر کتنا بڑا کیسا زبردست اور کسقدر صاف و صریح نشان ہے آپ کی صداقت کا اگر دنیا ذرا چشم بصیرۃ سے کام لے اور ایک خدا ترس دل سے غور کرے ؎

پھر ایک اور نمایاں خصوصیت حضورؑ کی پیشگوئیوں میں ہمکو یہ ملتی ہے کہ ان میں نوع انسان کے تمام طبقوں اور تمام درجوں کے لئے کھلے کھلے نشاناتِ صداقت ہوتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے آپؑ کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے بڑی بڑے پُرشوکت نشان انسانی افراد کو بھی دکھلائے ہیں اور اقوام کو بھی ۔ دہقانوں کو بھی اور تاجداروں کو بھی۔ مدبرانِ ملک کو بھی اور ماہرانِ سیاست کو بھی۔ جنگی جوانوں کو بھی اور ملاحوں کو بھی۔ سائنس کے ماہروں کو بھی اور مورخوں کو بھی۔ محققین قدامت کو بھی۔ ڈاکٹروں کو بھی اور ماہرانِ علم زلزلہ کو بھی۔ شاعروں کو بھی فاضلوں کو بھی عالمان الٰہیات کو بھی اور دنیاداروں کو بھی۔ ماہرانِ علومِ نجوم کو بھی۔ علمائے ہیئت کو بھی۔ مسلمانوں کو بھی ہندوؤں کو بھی۔ عیسائیوں کو بھی زرتشتیوں کو بھی۔ یہود کو بھی بُت پرستوں کو بھی۔ زبان دانوں اور ادیبوں کو بھی ماہرانِ

علم اللسان کو بھی۔ مقنّنوں کو بھی اور منصفوں اور ججّوں کو بھی۔ دینداروں یا پابندانِ مذہب کو بھی بے دینوں اور دہریوں کو بھی حریت پسند و آزاد خیالوں کو بھی۔ روحانیات والوں کو بھی فری میسنوں کو بھی مادہ پرستوں کو بھی تھیوسوفی والوں کو بھی۔ تاجروں اور سوداگروں کو بھی انجمنوں اور کانگریسوں کو بھی۔ اہل ایشیا کو بھی اور اہل یورپ کو بھی۔ امریکنوں کو بھی اور جزائر کے رہنے والوں کو بھی۔ سلطنتوں اور سلطانوں کو بھی۔ غرض انسانوں کی کوئی جماعت کوئی گروہ کوئی درجہ کوئی طبقہ ایسا باقی نہیں رہا جسکے لئے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشان نہ دکھلائے ہوں یہ صرف زبانی باتیں ہی باتیں نہیں بلکہ نفس الامری واقعات ہیں۔ اگر کسی کو باور نہ آئے تو بفضلِ خدا بڑے زور اور تحدی سے کہتے ہیں کہ ان (مذکورہ بالا) طبقات انسانی میں سے کوئی آگے بڑھے اور ہم سے ایسے نشان کا مطالبہ کرے جو اسکے لئے ہو تو ہم انشاء اللہ اسکو بتلادینگے کہ احمد علیہ السّلام کے خدا نے کوئی نہ کوئی نشان اسکے واسطے بھی ضرور ظاہر فرمایا ہے۔

ان نشانوں میں سے جو اقوام عالم خاصکر مسلمانوں اور عیسائیوں کی عبرت اور چشم بصیرت کھولنے کے لئے ظاہر ہوئے حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئیاں ہیں جو آپؑ نے ترکی سلطنت کے متعلق فرمائیں اور جو پوری بھی ہوچکی ہیں چنانچہ از انجملہ آپؑ نے حسب ذیل پیشگوئی ۴۔ جنوری ۱۹۰۴ء کو شائع کی تھی (دیکھو رسالہ ہذا بابت جنوری ۱۹۰۴ء۔ نیز اخبار الحکم و بدر):۔

غلبت الرّوم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون

ترجمہ۔ رومی سلطنت والے ایک قریب کی سرزمین میں مغلوب ہوجائیں گے مگر پھر اپنی شکست کے بعد جلدی ہی غالب آجائینگے۔

اس سے ٹھیک چار سال بعد احمدؑ علیہ السّلام نے ایک اور پیشگوئی بتاریخ ۲۔ جنوری ۱۹۰۸ء شائع فرمائی جو حسب ذیل تھی:۔

وھم من بعد غلبھم سیغلبون

ترجمہ۔ اور وہ غلبہ پانیکے بعد جلدی ہی مغلوب ہو جائیں گے۔"

یہ آخر الذکر پیشگوئی رسالہ ہذا کے پرچہ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع کی گئی تھی پھر جولائی ۱۹۱۳ء میں اور انگریزی ریویو آف ریلیجنز بابت اگست ۱۹۱۳ء میں۔ پھر انگریزی ہی کے رسالہ بابت نومبر ۱۹۱۴ء میں اس عنوان سے شائع کی گئی کہ:-

"ایک اور پیشگوئی جسکا سب کو علم ہو جاتا ہے"

ہمارے ایک مخلص دوست اور مکرم بھائی حاجی حسن موسیٰ خاں صاحب نے جو آسٹریلیا میں رہتے ہیں۔ اپنے ہاں کے بعض اخباروں میں بھی اس پیشگوئی کو شائع کرایا تھا۔ مثلاً اخبار ٹروتھ کی اشاعت مورخہ ۱۶۔ جنوری ۱۹۱۶ء اور ۱۴۔ مئی ۱۹۱۶ء میں۔

آخر الذکر پیشگوئی کے الفاظ صاف طور پر پتہ دیتے ہیں کہ یہ اسی ملک کے متعلق تھی جسکے بارہ میں وہ پہلی پیشگوئی بیان کی گئی ہے۔ یعنی ٹرکی۔ اور ان دونو پیشگوئیوں کا چار سال کے وقفہ سے جدا جدا معرض بیان میں آنا اور شائع کیا جانا بڑی صراحت سے ظاہر کرتا ہے کہ گو ہر دو پیشگوئیوں میں ایک ہی ملک کا ذکر ہے لیکن ان کا تعلق بالیقین دو جدا جدا جنگوں سے ہے۔ نیز یہ کہ اوّل الذکر پیشگوئی کے پورا ہونے سے چار سال بعد دوسری پیشگوئی پوری ہونی تھی۔ علاوہ ازیں پہلی پیشگوئی سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی کو مغلوب ہونیکے بعد (قریب کی زمین میں) غلبہ پانا تھا۔ اور دوسری سے یہ پتہ لگتا ہے کہ اسے (ٹرکی کو) غلبہ پانیکے بعد مغلوب ہونا تھا۔ اور اس طرح محولہ بالا ہر دو الہامات پر یکجائی نظر ڈالنے سے ہم مفصلہ ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں:-

۱۔ ایک لڑائی ٹرکی اور اسکی کسی ہمسایہ سلطنت کے مابین ایک قریب کی سرزمین میں چھڑنی تھی۔

۲- اس لڑائی میں پہلے پہل ٹرکی کو شکست ہونی تھی ٭

۳- یہ شکست ایک قریب کی زمین میں ہونی تھی ٭

۴- شکست کے بعد جلدی ہی اُسے غلبہ حاصل ہونا تھا ٭

۵- پہلی جنگ کے بعد ایک اور جنگ بھی ہونی تھی جس میں ٹرکی کو بھی شامل ہونا تھا ٭

۶- دوسری جنگ میں بھی پہلی جنگ کی طرح ترکوں کے لئے فتح اور شکست مقدر تھی ٭

۷- فتح و شکست کی ترتیب دوسری جنگ میں ٹرکی کے واسطے پہلی جنگ کے برعکس ہونی تھی۔ یعنی ٹرکی کو پہلے فتح اور بعد میں شکست ہونی تھی ٭

۸- پہلی پیشگوئی پوری ہونے سے دوسری کے پورا ہونے تک چار سال کا وقفہ ہونا تھا ٭

اب جو شخص اس پیشگوئی کے تفصیلی پہلوؤں پر غور کرے اسے لامحالہ یہ ماننا پڑے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ناممکن تھا کہ ان جملہ واقعات کی جو ظہور پذیر ہوئے محض اٹکل یا قیاس کی بنا پر پہلے سے خبر دے سکیں ٭

فرض کرو کہ آپ یہ فرما سکتے تھے کہ ٹرکی اور اسکی ہمسایہ عیسائی حکومتوں کے درمیان جلدی ہی ایک لڑائی ہونے والی ہے۔ لیکن یہ حکم لگا دینا آپ کے لئے کس طرح ممکن تھا کہ اس لڑائی میں ٹرکی کو ضرور ہی پہلے شکست ہوگی بعد میں غلبہ حاصل ہوگا؟ اور پھر آپ یہ کیونکر وثوق کے ساتھ فرما سکتے تھے کہ ترکی سلطنت کو قریب کی سرزمین (ادنی الارض) میں مغلوب ہونا ہے؟ اسی طرح آپ کے واسطے یہ کہہ دینا کیسے ممکن تھا کہ پہلی جنگ کے بعد دوسری جنگ بھی ضرور ہونی ہے۔ جسمیں ٹرکی کو پہلے غلبہ حاصل ہوگا اور آخر میں زک اُٹھانی پڑے گی۔ نیز یہ کہ اول الذکر واقعات آخر الذکر حالات سے چار ہی سال بعد ظہور میں آئیں گے؟۔ یقیناً یہ امر انسانی طاقت سے باہر تھا کہ جس ترتیب سے یہ تمام واقعات ظہور میں آئے اسی ترتیب سے انکے وقوع پذیر ہونے کی

قبل از وقوع خبر دے سکے جیسا کہ پیشگوئی میں بیان کیئے گئے اور واقعات نے انکی حرف بحرف تطبیق و تصدیق کی۔ کیا کوئی ہوشمند و انصاف پسند انسان اس کا انکار کرسکتا ہے؟ ؎

اب یہ بتلانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ مذکورہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی۔ کیونکہ وہ ایسی صفائی کے ساتھ پوری ہوئی ہے کہ جس شخص کو گذشتہ چھ سات سال کے عظیم الشان واقعات سے کچھ بھی آگاہی ہو وہ خود جانتا اور اس بات کا قائل ہوگا کہ درحقیقت یہ پیشگوئی نہایت صفائی کے ساتھ لفظ بلفظ پوری ہوگئی ہے۔ اس کا پہلا حصّہ تو جنگ بلقان میں پورا ہوا جبکہ ترکوں کو تھریس میں ٹھیک ٹھیک الفاظ پیشگوئی کے مطابق بلغاریوں کے ہاتھ سے شکست فاش پہنچی۔ تھریس کی سرزمین ترکی دارالخلافہ کے قریب ہی واقع ہے اور یہی پیشگوئی میں مذکور تھا کہ وہ (ترک) "ادنی الارض" میں مغلوب ہونگے۔ اب پہلی پیشگوئی کا دوسرا حصّہ پورا ہونا ہنوز باقی تھا یعنی یہ کہ "لیکن اپنی شکست کے بعد پھر جلدی ہی انہیں غلبہ بھی حاصل ہو جائیگا" سو وہ اس طرح پورا ہوگیا کہ جولائی ۱۹۱۳ء میں ترک اڈریانوپل اور بعض دیگر مقامات پر ازسرنو قابض ہوگئے ؎

یہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کو آپ کا خدائے قادر مطلق بالکل خلاف توقع اور خارقِ عادت طور پر پورا کرتا رہا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی پیشگوئی زیر بحث میں بھی ہوا کہ اُسے پورا کرنے والا ایک ایک امر بالکل غیر متوقعہ طور پر ظہور میں آیا ؎

ترکوں نے تھریس میں جو شکست فاش بلغاریوں کے ہاتھ سے کھائی اسکی اسباب و حالات ظاہری پر نظر کرتے ہوئے کسی کو بھی توقع نہ تھی دنیا میں کوئی بھی فرد بشر ایسا نہ ہوگا جس کے وہمان میں یہ بات آسکے کہ ترک اس مقابلہ میں بلغاریوں کے ہاتھ سے یوں ذلّت کے ساتھ ہزیمت اُٹھائیں گے۔ خود بلغاریوں کو بھی خواب و خیال تک میں یہ امید نہ تھی کہ ہم ترکوں پر ایسی شاندار فتح حاصل کرسکیں گے ٹرکی جیسی عظیم الشان سلطنت کو بلغاریہ

جیسے حقیر و بے حقیقت دشمن سے یہ شکست فی الواقعہ ایسی ہوئی کہ تمام دنیا اس سے حیران رہ گئی۔ لیکن ٹرکی کے واسطے یہ ہزیمت اُٹھانی ضروری تھی تاکہ خدائے تعالےٰ کی پاک باتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک پر الہاماً جاری ہوئیں وہ لفظاً لفظاً پوری اُتریں۔ اسی لئے اُس قادر ذوالجلال کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کے ماتحت حالات کچھ اسی قسم کے وقوع میں آئے جنہوں نے بلغاریہ کو جو محض ایک چھوٹی سی ریاست ہے "دولت عثمانیہ" پر جو نسبتاً کہیں بڑی اور شاندار سلطنت تھی غالب کر دیا۔ جسکی نہ بلغاریوں کو توقع تھی نہ ترکوں کو اُسکا وہم و گمان میں بھی خدشہ تھا نہ دُنیا بھر میں اور کسی کو ایسی خارق عادت فتح و شکست کی امید ہوسکتی تھی۔ اس موقعہ پر ترکوں نے کامل ہزیمت اُٹھائی اور بظاہر حالات کوئی امید نہیں تھی کہ پھر جلدی ہی وہ غلبہ بھی پاسکیں گے۔ اور دنیا کو اُسوقت عالمگیر طور پر یہ خیال ہو گیا تھا کہ ترک ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یورپ سے نکال باہر کر دیئے گئے ہیں اور بالیقین انمیں کوئی سکت باقی معلوم نہ ہوتی تھی جس سے وہ اپنے کھوئے ہوئے علاقہ کا کوئی حصہ دوبارہ حاصل کرسکیں۔

اُنکی طاقت بالکل کچلی جا چکی تھی۔ اور ٹرکی کے کسی دوست کے دل میں اس امید کی ذرا سی جھلک بھی باقی نہ تھی کہ وہ پھر کبھی اس قابل ہوسکے گی کہ جو علاقہ اُس کے ہاتھ سے نکل چکا ہے اُس میں چپّہ بھر زمین پر بھی دوبارہ قابض ہونے پائے۔ اور باوجودیکہ اُسوقت بقول مشہور ترکوں کی ترکی ہی تمام ہوگئی تھی پھر بھی خدا کی باتیں پوری ہونے کے لئے اُن سے وہ کچھ ظہور میں آیا جسکی ظاہراً مطلق توقع نہ تھی۔ اُس نے اپنے نبی احمد آخر زمان کے ذریعے دُنیا کو خبر دی تھی کہ ترکوں کو ایک بار پھر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ اور ضرور تھا کہ خدا کی بات پوری ہوکے رہے ترکی سلطنت کا زور بلاشبہ ٹوٹ چکا تھا لیکن خدا کے کام اور اُس کی باتیں عجیب ہیں۔ اُس نے اپنی حکمت و قدرت سے کچھ ایسے سامان کر دیئے کہ وہی گیا گذرا

اور گرا پڑا ترک جسے پہلے ہی سارا یورپ "مرد بیمار" کہتا تھا اور اب تو اور بھی رہا سہا اسکا کچومر نکل چکا تھا بغیر اسکے کہ ذرا بھی لڑائی بھڑائی یا کشت و خون کی نوبت آئے اپنے ہاتھ سے نکلے ہوئے علاقہ کے ایک بڑے حصّہ پر بے غل و غش قابض ہوگیا۔ وہ اس طرح کہ ترکوں کی شکست کے بعد فتحمند بلغاریہ کی دوست طاقتیں اُس کے خلاف ہوگئیں اور ہر طرف سے اسکے عیسائی پڑوسیوں نے اسپر یورش کی۔ بلغاریہ اسوقت بالکل گھِر گیا اور بقول پایونیر یہ ایک موقعہ تھا جو آسمان نے ترکوں کے واسطے پیدا کیا۔ اب اُن کے علاقے انکے کمزور ہاتھوں کی دسترس میں تھے اور اس شکار کو دیکھ دیکھ کر انکے مُنہ میں پانی بھر بھر آنے لگا۔ اس حالت میں انکی حرص قابو سے باہر ہوگئی اور دُولِ یورپ کا جو خوف انکے دلوں پر مدّتوں سے چھایا ہُوا تھا اسکو بھی انہوں نے بالائے طاق رکھ دیا اور ایک ہی کوچ کر کے اپنے سابق مقبوضات پر پھر قبضہ کر لیا۔ اور یوں احمد علیہ السلام کی پہلی پیشگوئی کا دوسرا حصّہ پورا ہوا۔

خیال کیجئے کہ مسیح موعودؑ کی اس معرکۃ الآراء پیشگوئی کو خدائے قادر نے کیسے حیرت انگیز پیرایہ میں پورا کیا ہے۔ یہ تحیّر خیز کرشمے اُس نے اسواسطے دکھلائے کہ دنیا جان لے کہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کہ وہ ایک قادر مطلق مدبّر بالارادہ ہستی ہے۔ امور دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اسکی مشیّت کے ماتحت ہوتا ہے۔

کیا انسان ضعیف البنیان کی مجال ہے کہ ایسے عجیب و خارق عادت واقعات و اتفاقات کا پہلے سے پتہ لگا سکے؟ ہرگز نہیں۔ پس وہ خدائے علیم و قدیر کی ہی ذات تھی جس نے احمد علیہ السّلام کو ان سب باتوں کی پہلے سے اطلاع دیدی اور وہی ذات تھی جسکے تصرّف سے ایسے حالات پیدا ہوگئے جن سے اسکی پاک باتیں پوری ہوں۔ اور اس طرح صریح و بدیہی طور سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے کہ اس کا فرستادہ بھی صادق و برحق ہے اور وہ ذات پاک خود بھی لاریب عالم الغیب ہے اور قادر مطلق۔

جولائی سنہ ۱۹۱۳ء میں اڈریانوپل کی تسخیر سے اس ڈراما کے پہلے ایکٹ کا خاتمہ ہوگیا۔ اور اسکے بعد ایک اور ایکٹ ہونا تھا۔ جس کا کہ ہم اسی وقت اعلان کر چکے تھے جبکہ حضرت احمدؑ کی پہلی پیشگوئی پوری ہورہی تھی۔ (دیکھو ریویو آف ریلیجنز اُردو بابت جولائی سنہ ۱۹۱۳ء اور انگریزی بابت اگست سنہ ۱۹۱۳ء)۔ پھر جب ٹرکی نے دول متحدہ کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے اُسوقت رسالہ ریویو انگریزی کے پرچہ نومبر سنہ ۱۹۱۴ء میں ہم نے ناظرین کرام کو یہ دوسری پیشگوئی بار دگر بھی یاد دلادی تھی۔ اس دوسرے ایکٹ میں ٹرکی کو فتح و شکست دونو ہونی تھیں جیسا کہ ڈراما کے پہلے ایکٹ میں ہوچکا تھا مگر بہ ترتیب مقلوب یعنی پہلے فتح پھر شکست ؎

اب یہ امر چنداں محتاج بیان نہیں کہ یہ دوسری پیشگوئی بھی صاف طور پر پوری ہوگئی ہے۔ اور ٹھیک جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے خبر دی تھی لفظ بلفظ اسی طرح ترکوں کو پہلے فتح حاصل ہوئی بعد ازاں شکست کھانی پڑی۔ یعنی دسمبر ۱۹۱۵ء میں دول متحدہ کی افواج گیلی پولی سے واپس ہوئیں پھر آخر اپریل میں کوت کی قلعہ نشین سپاہ نے ترکوں کے آگے ہتھیار ڈالدیئے۔ یہ وہ واقعات ہیں جن کی شکل میں دوسری پیشگوئی کا حصہ اوّل پورا ہوا۔ جو ترکوں کی فتح پر مشتمل تھا ؎

اب یہ تو بخوبی معلوم ہوچکا ہے کہ مذکورہ بالا واقعات نتیجہ تھے فریق مقابل کی افسوسناک غلطیوں کا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ وہ غلطیاں سرزد کیوں ہوئیں؟ بات یہ ہے کہ مشیّت ایزدی یُونہی تھی اور اُن غلطیوں سے مفر نہ تھا۔ چونکہ وحی الٰہی پہلے ہی خبر دے چکی تھی کہ ابتداء میں ترکوں کو کامیابی ہوگی اب اس قضائے آسمانی کو کون ٹال سکتا؟ چنانچہ جو کچھ قبل از وقوع اِس زمانہ کے نبی نے بتلایا تھا وہی ہو کے رہا تاکہ خدا کی بات پوری ہو اور اُس مامور من اللہ کا بول بالا ؎

دوسری پیشگوئی کا پہلا حصّہ پورا ہوچکا تو اب وقت تھا کہ اس کا دوسرا حصّہ بھی پورا ہو۔ اس دوسرے حصّہ میں جن واقعات کی قبل از ظہور خبر دی گئی تھی وہ کس طرح وقوع میں آئے اور پیشگوئی کی سچائی کا ثبوت ہوئے۔ اس سے بھی تمام دنیا اچھی طرح

آگاہ ہو چکی ہے اوّل تو تسخیر بغداد نے پیشگوئی کے اس حصہ کو نہایت وضاحت سے پورا کیا۔ پھر بیت المقدس کی تسخیر نے۔ گویا جیسے کہ ترکوں کو دو فتحیں اور کامیابیاں حاصل ہوئی تھیں اسی طرح ضروری تھا کہ انکو شکستیں بھی دو ہی نصیب ہوں تاکہ پیشگوئی بالکل صفائی سے پوری ہو ؛

اور ایسا ہی ہوا کوت کے مقام پر ترکوں نے کامیابی حاصل کی۔ مگر اسکے مقابل بغداد انکے ہاتھ سے نکل گیا۔ اسی طرح گیلی پولی اور درہ دانیال پر فتح پائی۔ لیکن اسکے مقابل بیت المقدس تسخیر ہو گیا۔ غرض دو کامیابیوں کے مقابلہ میں اور ان کے بعد ترکوں کو دو شکستیں نصیب ہوئیں تاکہ پیشگوئی صاف طور پر لفظ بلفظ پوری ہو جسمیں غلط فہمی و شک و شبہ کی ذرا گنجائش نہ رہے۔ پھر ٹھیک جس طرح پہلی پیشگوئی کے متعلق ایک اہم مقام اڈریانوپل کی تسخیر نے پیشگوئی کی صداقت کو نمایاں کر دیا اسی طرح دوسری پیشگوئی کے متعلق دو اہم مقامات بغداد اور بیت المقدس کی فتح نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے پورا ہونے کو دوبالا کر دکھایا۔ اور لطف یہ کہ بغداد اور بیت المقدس کو اڈریانوپل کے ساتھ کئی طرح سے نہایت درجہ کی مشابہت ہے۔ یہی نہیں بلکہ جس طرح ترکوں نے آسانی کے ساتھ شہر اڈریانوپل کو لے لیا اور دشمن انکا مقابلہ نہ کر سکا۔ اسی طرح شہر بغداد و بیت المقدس کی صورت میں ترک ان شہروں کی حفاظت نہ کر سکے اور قریباً قریباً بغیر مقابلہ کے انگریزی فوج نے ان کو فتح کر لیا۔ اور اسی طرح جیسے یہ دو پیشگوئیاں لفظوں میں ایک دوسری سے مشابہ تھیں بالکل ویسے ہی انکے پورا ہونے کے طریق بھی بالکل ملتے جلتے ہیں ؛

ایک اور صورتِ حال جو پیشگوئی کی اہمیت کو زیادہ کر دیتی ہے یہ ہے کہ جتنا وقفہ ہم دو نو پیشگوئیوں کے پورا ہونے میں دیکھتے ہیں اتنا ہی عرصہ ان دونوں کی اشاعتوں کے درمیان گذرا تھا۔ یعنی پہلی پیشگوئی جو بالآخر اڈریانوپل کی تسخیر سے پوری ہوئی ۴۔ جنوری ۱۹۰۴ء کو شائع کی گئی تھی۔ اور دوسری پیشگوئی جو فتح بغداد و بیت المقدس کی شکل میں بروئے واقعات سچی نکلی ۲۔ جنوری ۱۹۰۵ء کو اشاعت پذیر ہوئی تھی۔ گویا

پہلی پیشگوئی سے پورے چار سال بعد اور کیسی عجیب بات ہے کہ اتنی ہی درمیانی مدّت پہلی پیشگوئی کے پورا ہونے سے دوسری کے پورا ہونے تک بنتی ہے۔ کیونکہ اڈریانوپل کی تسخیر جولائی ۱۹۱۳ء میں ہوئی اور بغداد و یروشلم کی فتح مارچ ۱۹۱۷ء و دسمبر ۱۹۱۷ء میں۔ یعنی وہی چار برس کا عرصہ۔

یہ امور اپنی نوعیت میں ایسے نتیجہ خیز ہیں کہ ناظرین کی خاص توجہ چاہتے ہیں۔ اس واقعہ نفس الامری سے آیندہ امورِ غیب کے بارہ میں کیسی گہری معلومات کا انکشاف ہوتا ہے کہ دونو پیشگوئیاں ایک ہی سلطنت سے تعلق رکھتی ہیں اور پھر جتنا وقفہ دونو کی اشاعت کے درمیان تھا اُتنا ہی دونو کے پورا ہونے میں گذرا۔ اور اس سے بڑی صفائی کے ساتھ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہر دو غیبی اطلاعات کا سرچشمہ وہی عالم الغیب ہے جو تمام چھپے ڈھکے معاملات اور آئندہ حالات کا جاننے والا ہے۔ ورنہ ایک عاجز اور فانی انسان کے لئے یہ کیونکر ممکن تھا کہ ان سب باتوں کو ایسی صفائی کے ساتھ قبل از وقوع معلوم کرلے؟۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی شخص مثلاً جنوری ۱۹۰۴ء میں یہ حکم لگادے کہ ترکی سلطنت عنقریب ایک جنگ میں شامل ہوگی جس میں پہلے اسکو شکست کھانی پڑیگی بعد میں غلبہ حاصل ہوگا۔ اور وہ شکست ایک قریب کی سرزمین میں ہوگی نیز یہ کہ اس پہلی جنگ کے بعد ایک اور جنگ ہوگی اور اسمیں ترک مردانِ نبرد کی حیثیت سے حصّہ لینگے۔ اور آخر الذکر میدان کارزار میں اُنہیں فتح و شکست یکے بعد دیگرے نصیب ہوگی۔ مگر اب کی دفعہ انکی ناکامی و کامیابی برعکس ترتیب سے وقوع میں آئے گی۔ کیا معنی؟ پہلے میدان میں شکست کے بعد فتح پائی تھی تو دوسرے معرکہ میں فتح کے بعد شکست کھائینگے اور پھر کس طرح وہ شخص یہ بھی وثوق سے کہہ سکتا ہے کہ دوسری پیشگوئی پہلی سے ٹھیک چار ہی سال بعد پوری ہوگی؟ دنیا کے پردہ پر کوئی ماہر سیاسیات ایسا ہے؟ جو ان تمام باتوں کے ظہور میں آنے سے اتنا عرصہ پہلے محض قیاسات اور قرائن کی بناپر انکا پتہ لگالینے کا دعویٰ کرسکتا اور اس تحدی و جرأت کے ساتھ انکی خبر دیدیتا جیسے

حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائے عالم الغیب سے علم پاکر دنیا کو برسوں پہلے ڈنکے کی چوٹ ان امور سے مطلع کر دیا ؏

ہم بڑے زور سے اور دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن واقعات کی ان پیشگوئیوں میں خبر دی وہ ایسے نہاں در نہاں حالات اور سیاسی نشیب و فراز سے علاقہ رکھتے ہیں کہ دونو جنگوں کے وقوع سے اتنی مدت قبل تو درکنار لڑائیاں چھڑ جانے کے بعد بھی کوئی شخص انکی نسبت کچھ حکم نہیں لگا سکتا تھا۔ ہاں مگر وہی جو خدا کا راستباز فرستادہ ہو اور اسی سے علم پاکر دنیا کو خبر دے

ایک اور عجیب بات مذکورہ بالا پیشگوئیوں میں یہ پائی جاتی ہے کہ گنتی کے چند ہی لفظوں میں "دریا بکوزہ" کے مصداق گویا ایک جہانِ معنی کوٹ کوٹ کے بھر دیا ہے۔ یہ بلاغت سوائے کلام الٰہی کے کسی انسانی کلام میں ہو سکتی ہے؟ حاشا و کلا۔

پہلی پیشگوئی جو ۴۔جنوری ۱۹۰۴ء میں شائع ہوئی اسکے الفاظ یہ ہیں:۔

غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ

وَھُمْ مِنْ بَعْدِ غلبہم سَیَغْلِبُوْنَ ٥

یعنی ترکوں کو ایک قریب کی سرزمین میں شکست ہوئی ہے مگر وہ اپنی شکست کے بعد جلدی ہی غلبہ پائیں گے۔

اور دوسری پیشگوئی جو ۲۔جنوری ۱۹۰۵ء کو شائع کیگئی اس کے لفظ حسب ذیل ہیں:۔

وَھُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِہِمْ سَیُغْلَبُوْنَ ٥

یعنی وہ غالب آنے سے تھوڑا ہی عرصہ بعد شکست کھائیں گے۔"

اب اگر ہم ان دونو پیشگوئیوں پر جداگانہ غور و تدبر کریں تو پہلی پیشگوئی سے فقط اتنا پتہ لگتا ہے کہ ترک ایک معرکۂ حرب میں مبتلا ہونگے جس میں پہلے ان کو زک اٹھانی

پڑیگی لیکن بعد میں غلبہ حاصل ہوگا - اور دوسری پیشگوئی سے یہ پایا جاتا ہے کہ اوّل ترکوں کو کامیابی حاصل ہوگی اور بعد ازاں ہزیمت - ناظرین دیکھتے ہونگے کہ دونو پیشگوئیاں معدودے چند الفاظ پر مشتمل ہیں مگر وہ الفاظ کچھ ایسی ترتیب پُرحکمت اور نظامِ بلاغت اپنے اندر رکھتے ہیں کہ لفظوں کی نسبت کہیں زیادہ معانی پر دلالت کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھئے جس قوم کا دوسری پیشگوئی سے تعلق ہے۔ اس کا صراحتہً نام نہیں بتایا گیا لیکن الفاظ ایسے واقع ہوئے ہیں کہ اُن سے خواہ مخواہ انہی لوگوں کی طرف خیال منتقل ہو جاتا ہے ٭

دوسری پیشگوئی کے الفاظ اصل میں پہلی پیشگوئی کے ہی اخیر حصّہ کا اعادہ ہیں۔ بہت ہی خفیف تبدیلی کے ساتھ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسری پیشگوئی پہلی پیشگوئی کا ایک جزو ہے اور یہ کہ ان دونو کا ایک ہی قوم یعنی ترکوں سے تعلق ہے۔ اس بات سے ہمارے خیال کی اور بھی تائید ہوتی ہے کہ دوسری پیشگوئی حرف عطف وؔ سے شروع ہوتی ہے جو صریح ثبوت ہے اس امر کا کہ دوسری پیشگوئی کسی سابقہ پیشگوئی کے سلسلہ میں بیان ہوئی ہے جو بجز اُسکے اور کوئی نہیں جس کا ۴- جنوری ۱۹۰۴ء کو مشتہر و شائع ہونا اوپر مذکور ہو چکا ہے پھر دونو پیشگوئیوں کا ایک ہی ماہ جنوری میں شائع ہونا یعنی ۴- جنوری ۱۹۰۴ء کو اور دوسری ۲- جنوری ۱۹۰۵ء کو بھی ایک لطیف اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ دونو کا تعلق ایک ہی قوم سے تھا۔ کچھ اور بھی شواہد و قرائن اسکے مؤید ہیں کہ دونو پیشگوئیاں ایک ہی قوم کے ساتھ علاقہ رکھتی ہیں لیکن یہاں اُنکی تفصیل چنداں ضروری نہیں معلوم ہوتی۔ دونو پیشگوئیوں کے درمیان تعلق ہی ایسا بدیہی و ظاہری تھا کہ ہم نے پہلی پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے ہی اعلان کر دیا تھا کہ ترکوں کے بارہ میں ایک اور بھی پیشگوئی ہے جسمیں یہ بتلایا گیا ہے کہ ”غلبہ پانے کے بعد وہ جلدی ہی شکست کھائینگے“

اسی طرح یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دونو پیشگوئیاں ایک ساتھ شائع نہیں کی

گئیں بلکہ یکے بعد دیگرے ایک طویل عرصہ کے وقفہ سے انکی تشہیر ہوئی۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دونو ایک ہی واقعہ سے نہیں بلکہ دو مختلف حالات سے علاقہ رکھتی تھیں چنانچہ دونو وہ مختلف جنگوں کے ذریعے پوری ہوئیں۔ دونو پیشگوئیوں کا تعلق دو جدا جدا جنگوں سے تھا اسپر ایک اور قرینہ ظاہری بھی شاہد ہے وہ یہ کہ پہلی صورت میں تو کامیابی سے پہلے شکست ہونی تھی اور دوسری صورت میں شکست سے قبل فتح۔ اور یہ ایک بدیہی امر ہے کہ دونو صورتیں ایک ہی جنگ میں وقوع پذیر نہیں ہو سکتی تھیں ؁

اسی طرح واقعات نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ دونو پیشگوئیوں کی اشاعت میں چار سال کا وقفہ بھی کچھ مطلب و معنی رکھتا تھا۔ وہ یہی کہ دوسری پیشگوئی پہلی سے چار برس پیچھے پوری ہونی ہے ؁

ان پیشگوئیوں کی تاریخوں کے متعلق ایک اور بات بھی قابل لحاظ ہے۔ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا روز مقدر ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء تھا۔ لہذا دونو پیشگوئیوں کے اُس طریق سے ظہور میں آنے کے لئے جسکی تفصیل اوپر بیان کی گئی ہے۔ ضروری تھا کہ پہلی پیشگوئی آپؑ کی وفات سے کم از کم چار سال پہلے مشتہر ہو جائے تاکہ دوسری بھی آپؑ کے جیتے جی ہی اشاعت پا سکے۔ اور اس کی اشاعت پہلی کی تشہیر سے چار برس بعد ہو اور یہ آپکے واسطے جبھی ممکن تھا جبکہ پہلی پیشگوئی آپؑ کی رحلت کے وقتِ مقررہ سے کم از کم چار سال پہلے بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ ان سب باتوں سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ ان پیشگوئیوں کا جن میں آیندہ کے متعلق ایسے گہرے اسرار غیب بتلائے گئے ہیں اور انکا پورا پورا علم دیا گیا ہے اصل سرچشمہ اور کوئی نہیں ہو سکتا بجز ذات باری تعالیٰ کے جو خالق ارض و سماوات ہے اور دنیا کے تمام معاملات پر قادر و متصرف ؁

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں جنکی قبل از وقت

خبر دینا اور پھر حرف بحرف انکے مطابق واقعات کو ظہور میں لانا انسانی طاقت سے باہر ہے بفضل خدا بڑی صفائی سے پوری ہوگئی ہیں اور واقعات نے انکی صداقت پر نہایت روشن مُہر کردی ہے - اور ابھی اور جو کچھ پردہٴ غیب میں ہے اس کا خدائے تعالیٰ کو ہی علم ہوسکتا ہے - سب کچھ اپنے اپنے وقت پر ظہور میں آئے گا - اور جو جیئے گا اپنی آنکھوں دیکھ لیگا - مگر مبارک ہیں وہ جو پہلے ہی زمین آسمان کے آثار و حوادث سے سبقِ عبرت حاصل کرتے اور موجودات کے انقلاب سے خالقِ موجودات کی مرضی کا پتہ لگاتے ہیں ٭

اخبار ٹائمز آف انڈیا (ہفتہ وار) اپنی اشاعت مورخہ ۲۰ - مارچ میں رقمطراز ہے

ہماری سب سے بڑی اور بھاری غلطیاں فلسطین اور عراق عرب میں ہم سے سرزد ہوئیں - ان دونو منطقوں میں ہماری نبرد آزمائی ایسے انداز سے ہونی چاہیئے تھی جو مدافعانہ اور جارحانہ دونو رنگ لئے ہوئے ہو - مگر دونو ہی موقعوں پر ہم سے ناقابل معافی اور فاش غلطیاں ہوئیں - اگر ہم ولایت بصرہ سے آگے ہرگز قدم نہ بڑھاتے تو گنتی کے چند ڈویژن اور سپاہ محفوظ کی کافی جمعیت عراق عرب کو قابو میں رکھ سکتے تھے - اور ایران میں جرمن پیشقدمی کی روک تھام بخوبی ہوسکتی تھی - اب ہماری ایک بڑی بھاری جمعیت ہے جو نہ پیشقدمی کرسکتی ہے نہ پسپا ہوسکتی ہے اور جہانتک انسانی دائرہٴ امکانات پر نظر کیجاتی ہے غنیم کے ڈویژنوں کی نقل و حرکت کو بھی وہ نہیں روکتی دشمن کی ساری جمعیت تو درکنار اسکے دسویں حصّہ کی روک تھام بھی دشوار ہے - پہلی غلطی جو اسوقت ہوئی جبکہ جنرل نکسن نے مقام عزیزیہ سے ٹیسیفن کیجانب نقل و حرکت کی اسی سے ہماری طاقت کا یہ بڑا بھاری نقصان ہوا - فلسطین میں بھی اسی قسم کی فاش غلطیاں سرزد ہوئیں - ہمیں تو صرف اس بات کی ضرورت تھی کہ مصر کی حفاظت و مدافعت کیئے جائیں اور یہ کام ہم محض چند ڈویژنوں کی مدد سے کرسکتے تھے - مگر مقام غزا پر جو حملہ کیا گیا اس نے ہم پر لازم کردیا کہ تلافیٴ مافات کے لیئے بڑی بھاری تیاری کریں - فلسطین میں بھی ہم

بین بین لٹکے ہوئے ہیں۔ تا وقتیکہ جنرل الن بی حلب پر قبضہ نہ کر سکیں یہی حالت رہتی نظر آتی ہے۔ اور یہ قبضہ نظر بحالاتِ موجودہ حدودِ امکان سے باہر معلوم ہوتا ہے۔ اور وہاں کا نقصان جان و مال اتنا ہی بھاری ہے جیسا کہ عراق میں اُٹھانا پڑا۔ مگر اسوقت تلافی نہیں ہو سکتی۔ چار پانچ لاکھ کی ہی جمعیت جواب بے سود ہے فرانس میں بروقت کیا کچھ تغیر کر سکتی تھی"۔

جو حملے بغداد اور بیت المقدس کی تسخیر کا موجب ہوئے اگرچہ اصول فن حرب کے نشیب و فراز کو مدِ نظر رکھتے ہوئے "ناقابل معافی غلطیاں" کہی جاتی ہوں لیکن ان جنگی کارروائیوں کا عمل میں آنا ضروری تھا کہ خدا کی باتیں پوری ہو کے رہیں جن کا مفہوم یہ تھا کہ ترک بعد کامیاب ہونیکے مغلوب و شکست یاب ہونگے زمین آسمان ٹل جائیں۔ لیکن خدا کی باتیں جو اس نے احمد علیہ السلام پر ظاہر فرمائیں کسی طرح ٹلنے والی نہ تھیں۔ اڈریانوپل کی تسخیر نے حضرت ممدوح ؑ کی پہلی پیشگوئی کو پورا کیا تھا۔ مگر بغداد اور بیت المقدس بھی علاقۂ عراق و فلسطین کے گویا اڈریانوپل ہی تھے اور ضرور تھا کہ ان دونو کا بھی وہی حشر ہو جو اڈریانوپل کا ہو چکا تھا۔ تاکہ احمد علیہ السلام کی دوسری پیشگوئی بھی اسی رنگ میں پوری ہو جائے چنانچہ ایسا ہی ہو کے رہا۔ فالحمد للہ ؎

حال کے واقعات نے اُسی سلطنت (ٹرکی) کے متعلق حضرت مسیح موعود و مہدیٔ آخر زمان احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اور پیشگوئی کو بھی پورا کر دیا ہے آپ اپنی کتاب نشان آسمانی مطبوعہ ۱۸۹۲ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اور حدیثوں کے رُو سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مہدی کے ظہور کے وقت ترکی سلطنت کچھ ضعیف ہو جائیگی اور عرب کے بعض حصوں میں نئی سلطنت کے لئے کچھ تدبیریں کرتے ہونگے۔ اور ترکی سلطنت کو چھوڑنے کے لئے تیار ہونگے۔ سو یہ علامات مہدیٔ موعود اور مسیح موعود کی ہیں۔ جس نے سوچنا ہو سوچے"۔

(نشان آسمانی۔ طبع ثانی۔ دیباچہ صفحہ د)

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بعض احادیث سے استنباط کر کے حضرت احمد علیہ السلام نے جو یہ پیشگوئی بیان فرمائی تھی۔ اس کا ظہور بھی بفضل خدا حرف بحرف پورا ہو گیا ہے جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ یہ ۱۸۹۲ء کا واقعہ ہے کہ آپ نے اس پیشگوئی کو شائع فرمایا۔ اور موجودہ جنگ کے دوران میں اسکی صداقت پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی۔ اس طرح کہ سرزمین حجاز میں حکمت الٰہی سے نئی حکومت قائم ہو گئی۔ مکّہ معظمہ اس کا دارالخلافۃ قرار پایا۔ اور شریف مکّہ اس جدید سلطنت عرب کا تاجدار۔ اللہ اللہ! کیسا انقلاب عظیم اور کتنا بیّن نشان ہے مگر جنکی آنکھوں پر تعصّب کی پٹی بندھی ہوئی ہے وہ اب بھی عبرت حاصل نہیں کرتے اور امام وقت کو نہیں پہچانتے!! خدارا وہ اپنی ضد سے باز آئیں۔ ذرا چشم بصیرۃ کھولیں اور ایک خدا ترس دل لیکر سوچیں کہ کیا اب بھی آنحضرت کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور کیا اس نے پورا ہو کر حضرت احمد قادیانی کے مسیح موعود و مہدی آخر زمانؑ ہونیکا کھلا کھلا ثبوت پیش نہیں کر دیا؟۔ فتدبّروا

ترکی سلطنت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ اور ارشادات ہدیہ ناظرین کر کے میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں+

مئی ۱۸۹۷ء میں حسین کامی نام ایک ترکی سفیر حضرت اقدسؑ سے شرف ملاقات حاصل کرنے قادیان آیا۔ آپؑ نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور سفیر مذکور کو ان مصائب و آفات سے مطلع و متنبّہ فرمایا جو گورنمنٹ ٹرکی کے واسطے مقدر تھیں آپؑ نے حسین کامی کو بتلایا کہ مجھے کشفی طور پر معلوم ہُوا ہے کہ سلطان روم کے ارکان سلطنت کی حالت اچھی نہیں اور موجودہ حالات میں انجام اچھا نہیں ہو سکتا۔ حضرت کی اس صاف گوئی سے سفیر مذکور چڑ گیا اور ایسا بگڑا کہ قادیان سے لوٹ کر لاہور کے ایک اخبار میں اس نے ایک مضمون آپؑ کے خلاف چھپوایا جسمیں حضرت مسیح موعودؑ کی بدگوئی اور دل آزار کلمات سے خوب ہی دل کا بخار نکالا گیا تھا۔ اسپر حضرت اقدسؑ نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ اس کے

چند مقامات کا اقتباس یہاں بے محل نہ ہو گا۔
چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"اس ترکی سفیر کے سامنے جو قادیان آیا تھا۔ میں نے کئی اشارات سے اس بات پر بھی زور دیا کہ رومی سلطنت خدا کے نزدیک کئی باتوں میں قصوروار ہے اور خدا سچی تقویٰ اور طہارت اور نوع انسان کی ہمدردی کو چاہتا ہے اور روم کی حالتِ موجودہ بربادی کو چاہتی ہے تو بہ کرو تا نیک پھل پاؤ۔ مگر میں اُس کے دل کی طرف خیال کر رہا تھا کہ وہ ان باتوں کو بہت ہی بُرا مانتا تھا اور یہ ایک صریح دلیل اس بات پر ہے کہ روم کے اچھے دن نہیں ہیں اور پھر اس کا بدگوئی کے ساتھ واپس جانا یہ اور دلیل ہے کہ زوال کے علامات موجود ہیں..... میں نے یہ بھی اسکو کہا کہ خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ **جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہیگا وہ کاٹا جائیگا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ**۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ تمام باتیں تیر کی طرح اسکو لگتی تھیں اور میں نے اپنی طرف سے نہیں بلکہ جو کچھ خدا نے الہام کے ذریعہ فرمایا تھا وہی کہا تھا۔"

مندرجہ بالا اقتباس میں وہ الفاظ جو بقلم جلی لکھے گئے ہیں۔ خاص طور پر ناظرین کی توجہ کے لائق ہیں یہ الفاظ ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہیں اور اُن سے پایا جاتا ہے کہ آج اسلامی دنیا کی نجات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبول کرنے اور آپؑ کی اطاعت سے وابستہ ہے۔ اگر مسلمانانِ عالم خدا کے اس برگزیدہ اور فرستادہ کو رد کرینگے تو انکا وہی حال ہو گا جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو قبول نہ کرنے کی پاداش میں قوم یہود کا ہو چکا ہے۔ اسی اشتہار میں احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ترکی سلطنت کے مستقبل سے متعلق بھی الہام الٰہی کی بنا پر اپنے کچھ خیالات ظاہر فرمائے تھے جو حسب ذیل ہیں:-

"سلطان روم کی سلطنت کی حالت اچھی نہیں ہے اور میں کشفی طریق سے

اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں۔"

ایک اور مقام پر حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"بادشاہ اور خلیفۃ المسلمین اور امیر المؤمنین کہلا کر بھی خدا کی طرف سے بے پروائی اچھی بات نہیں۔ مخلوق سے اتنا ڈرنا کہ گویا خدا کو قادر ہی نہیں سمجھنا۔ یہ ایک قسم کی سخت کمزوری ہے لوگ کہتے ہیں کہ وہ حافظ الحرمین ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ:۔

حرمین اس کی حافظ ہیں

حرمین کی برکت اور طفیل ہے کہ اب تک وہ بچا ہوا ہے۔ جو مذہبی آزادی اس ملک میں ہمیں نصیب ہے وہ مسلمان ممالک میں خود مسلمانوں کو بھی نصیب نہیں۔"

یہ امر قابل غور ہے کہ جب سے مکہ معظمہ ترکوں کے ہاتھ سے نکلا ہے تب ہی سے ان کا زوال شروع ہوا ہے جس کا ایک عبرت خیز نتیجہ تو یہی دیکھ لیجئے کہ وہ بغداد اور یروشلم جیسے اہم مقامات بھی کھو بیٹھے ہیں۔

پھر آپؑ نے اپنی کتاب الھدیٰ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۳۹ پر تحریر فرمایا تھا کہ:۔

"وفوّض الیھم خدمۃ فما ادوھا حق الاداء۔ اتزعمون انھم خلفاء الاسلام کلّا بل ھم اخلدوا الی الارض وانّی لھم حظّ من التقوی التّام۔ ولذالک ینھزمون من کل من نھض للمخالفۃ۔ ویولّون الدبر مع کثرۃ الجُند والدولۃ والشوکۃ۔ وما ھذا الا اثر السخط الذی نزل علیھم من السماء۔

(ترجمہ) اور جو خدمت اُن کے سپرد ہوئی تھی اس کا کوئی حق ادا نہیں کیا۔ کیا تم دعویٰ کرتے ہو کہ وہ اسلام کے خلیفے ہیں۔ ایسا نہیں بلکہ وہ زمین کی طرف جھک گئے ہیں اور پوری تقویٰ سے انہیں کہاں حصّہ

ملا ہے۔ اس لئے ہر ایک سے جو اُن کی مخالفت کیلئے اُٹھ کھڑا ہو شکست کھاتے ہیں اور باوجود کثرت لشکروں اور دولت اور شوکت کے بھاگ نکلتے ہیں۔ اور یہ سب اثر ہے اس لعنت کا جو آسمان سے اُن پر برستی ہے۔"

آگے چلکر انکے بُرے حال اور بدانجام کی نسبت فرماتے ہیں کہ :۔

"وکیف یُعضدون بالنصرة والاعانة۔ مع ھٰذہ الغوایة والخیانة۔ فان اللّٰہ لا یبدل سنّتہ المستمرة۔ ومن سنّتہ انہ یؤیّد الکفرة ولا یؤید الفجرة۔ ولذالک تری ملوک النصاریٰ یؤیدون وینصرون۔ ویاخذون ثغورھم ویتملّکون۔ (ترجمہ) اور ایسی خیانت اور گمراہی کے ہوتے انہیں کیونکر خدا سے مدد ملے۔ اسلئے کہ خدا اپنی دائمی سُنّت کو تبدیل نہیں کرتا اور اسکی سنّت ہے کہ کافر کو تو مدد دیتا ہے پر فاجر کو ہرگز نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ نصرانی بادشاہوں کو مدد مل رہی ہے اور وہ اُنکے حدوں اور مملکتوں پر قابض ہو رہے ہیں اور ہر ایک ریاست کو دباتے چلے جاتے ہیں۔"

احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ ذیل انذاری اعلان بھی جو انہی ترکوں کے متعلق ہے قابل غور و لائق توجہ ہے :۔

"اتخالون انھم یحفظون حرم اللّٰہ وحرم رسولہ کالخدام۔ کلّا بل الحرم یحفظھم لادّعاء الاسلام وادعاء محبة خیر الانام۔ وقد حقت العقوبة او لم یتوبوا الی اللّٰہ المقتدر العلام۔ (ترجمہ) کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ حرمین شریفین کے خادم اور محافظ ہیں ایسا نہیں بلکہ حرم انہیں بچا رہا ہے اسلئے کہ وہ اسلام اور رسولِ خدا کی محبّت کے مدعی ہیں۔ اور اگر وہ سچّی توبہ نہ کریں تو سزا سر پر کھڑی ہے۔" (الہدیٰ صفحہ ۵۶)

عیسائیت نئے روپ میں

نیو یارک کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ زمانہ حال کے عجیب ترین آثار میں سے ایک یہ ہے کہ عیسائی مذہب کے حامی اس امر کی قرار واقعی کوشش کر رہے ہیں کہ اسوقت کی دنیا کے سامنے عیسویت کو ایک نئی شکل میں پیش کریں۔ کیونکہ انکا پرانا اور فرسودہ مذہب جو قریباً دو ہزار برس سے نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا چلا آیا ہے اور ابھی تک تینوں کلیساؤں کے عقائد مختلفہ کی صورت میں اتوار کے اتوار نیز سالانہ تہواروں کے موقعہ پر اسکا اعادہ ہوتا رہتا ہے اب وہ تقویم پارینہ کی طرح نظروں سے گر گیا ہے اور بالکل پرانا فسانہ سمجھا جانے لگا ہے وہ نسلِ انسانی کے عہدِ طفلی کے لئے مخصوص ہوگا مگر اس ترقی کے زمانہ میں تو وہ نہ ہماری ضروریات کا کفیل ہو سکتا ہے اور نہ کسی طرح عقل و فہم میں آتا ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے علماء اور بارسوخ پادری ہر جگہ اس قسم کے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں کہ عیسائیت کی اب تک بالکل غلط ترجمانی کی گئی ہے۔ وگرنہ اسمیں تو مثل علوم و فنون کے ترقی کرنے اور قدم بڑھانے کی گنجایش ہے اور کہ وہ ترقی و انقلاب کا محض ایک بچہ ہے اور کہ جس طرح طرز حکومت میں ترقی ہو رہی ہے اسی طرح مذہب عیسویت میں بھی ترقی ہو رہی ہے۔ اور چونکہ گذشتہ زمانہ میں وہ ابھی ناقص حالت میں تھا۔ اسلئے اسکی ناقص حالت کو دیکھکر اسپر رائے نہیں لگانی چاہیئے بلکہ اسکے متعلق رائے زنی کرنے کے لئے اسکی ترقی یافتہ حالت کو دیکھنا چاہیئے جیسا کہ اسوقت ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اصلی عیسائیت کو کلیسیا کے نظم و نسق سے جدا کرنے کی اب کوئی قرار واقعی کوشش عمل میں لانیکی تجویز ہو رہی ہے۔ اس منصوبہ کے حامیوں کا ادعا یہ ہے کہ اس بات کا تو امکان ہے کہ کلیسیا کو ناکامی ہو مگر عیسائیت کو ناکامی ہونی محال ہے کیونکہ انکے نزدیک دنیا کی تاریخ سے پتہ نہیں چلتا کہ عیسائیت کا وجود انسانی زندگی کے حق میں اسقدر قوتِ حیات کبھی پہلے رکھتا تھا جتنا کہ آج

رکھتا ہے۔ وہ (عیسائیت کے نئے حمائیتی) کہتے ہیں کہ کلیسا اسوقت ایک اخلاصمند وعقیدہ کیش دل کی ترجمانی نہیں کر رہا ہے۔ نہ وہ اس کی ضروریات کو سمجھتا ہے نہ موجودہ مشکلات میں اس سے کچھ ہمدردی کر سکتا ہے۔ یہ لوگ کسی آئین اور احکام اور عقائد و مراسم مذہبی کو آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے بالکل غیر ضروری قرار دیتے ہیں۔ اس بات پر بہت ہی زور دیا جا رہا ہے کہ کن امور کو ضروریات دین میں شامل کرنا چاہیئے۔ میلانِ عام اس طرف بڑھتا جاتا ہے کہ تمام عقائد قدیمہ کو جو اب تک کلیسا میں داخل ہونیکے لئے ضروری و لازمی تھے یک قلم القلط کر دیا جائے کیونکہ وہ اس مجوزہ تجدید مذہب کے رُو سے عیسائی اتحاد کی راہ میں محض روکاوٹیں اور انسانی اخوت کے موانع ہیں اور بس۔

اور تو اور خود جناب مسیحؑ بھی اپنے پرستاروں یا عقیدتمندوں کی اس نئی تانتی کے خیال میں اب وہ مسیح نہیں رہے جو آج تک سمجھے جاتے تھے۔ بلکہ آپؑ گویا صرف ایک ممتاز معلم اور حکیم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مرسل یزدانی یا آسمانی مذہب کا بانی ہونے سے بھی یہ فرزندانِ سعید حضرت ممدوح کو جواب دے رہے ہیں۔ انکے پندار میں مسیح علیہ السلام نے دنیا کے ساتھ فقط اتنا سلوک کیا کہ اسے فلسفۂ حیات سے آگاہ کر دیا اور ایک ایسا طریق زندگی بتلا دیا جو سابق کے طُرق معلومہ سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔ یہ کچھ ہے اُس نئی عیسائیت کا لب لباب جو حاملان تجدید کے نزدیک الفاظ کی شکل میں نہیں بلکہ انسانی زندگی میں عملاً جلوہ گر ہو گی۔

عیسائیت کی اُس مہیب و خوفناک تاریخ کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ جسکی وجہ سے پچھلی ۱۹ صدیوں میں اسکو ترقی حاصل ہوئی ہے۔ ہمکو لامحالہ خیال کرنا پڑتا ہے کہ یہ نئے رنانچے کے تمام مدعیانِ مذہب یا حامیانِ عیسائیت عیسائی نقطۂ خیال سے بالکل ایک نیا مذہب پیش کر رہے ہیں۔ عیسائیوں نے صرف اسی مذہب کے لئے جسکو آج یہ لوگ رد کر رہے ہیں اور غلط قرار دے رہے ہیں خلق اللہ کو بڑی بڑی اذیتیں پہنچائیں اور میخوں پر چڑھا چڑھا کر جلا دیا۔

جس مذہب کو آج غیر ضروری قرار دیا جاتا ہے اور جسکی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ اسکی منادی کرنا حضرت مسیح کے مشن یا مقصود زندگی کا کوئی حصہ نہ تھا۔ یہی تو وہ مذہب تھا جس کا انکار کرنے کی وجہ سے پُرجوش عیسائیوں نے مخلوق خدا کو جیلخانوں میں قید کیا اور ہزارہا انسانوں کو تہ تیغ کیا۔ بیواؤں کے گھروں کو لوٹا یتیموں کو تباہ و برباد کیا اور علوم و فنون کے ہر شعبہ کی ترقی کو روکا۔ جس مذہب کو آج عیسائی ترک کر رہے ہیں اسی کی خاطر مخلص عیسائیوں نے تلوار اُٹھائی اور اسی کی تعریف کا گیت گاتے ہوئے اپنے مُردوں کو قبروں میں دفن کیا۔

گذشتہ صدیوں کی مذہبی زندگی عیسائیت کی اُس نئی ترجمانی کا ساختہ پرداختہ نہ تھی جسکے اختیار کرنے پر علوم و فنون کی ترقی نے عیسویت کو آج مجبور کر دیا ہے اگر مسیحی مذہب کا یہ نیا نقشہ اور نئے خیالات عیسائی نقطہ خیال سے صحیح ہیں تو کیا وجہ ہے کہ قرون وسطیٰ میں نیز انسے قبل انہی عقائد و خیالات کی تعلیم نہیں دی گئی؟۔ اور کیوں اسقدر قیمتی جانیں ایسے توہمات کی خاطر قربان کر دی گئیں جو اسوقت فضول و ناکارہ سمجھے جاتے ہیں اور کیوں بہت سے بلند پرواز اور اعلیٰ دماغ اسی جہالت کی تاریکی میں پھنسے رہے جو اب جھوٹے ڈھکوسلوں کا مجموعہ خیال کیا جاتا ہے؟۔

امداد جنگ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا فرمان جماعت احمدیہ کے نام

برادران۔ السلام علیکم۔ دل میں تو بہت کچھ ہے۔ جو آپ لوگوں کو سنانا چاہتا ہوں۔ مگر ابھی وقت نہیں آیا۔ اور میری صحت جو الحمد للہ کہ روزانہ ترقی کر رہی ہے۔ ابھی اس بوجھ کو برداشت نہیں کر سکتی۔ مگر ایک بات جسکا فوراً آپ لوگوں تک پہنچانا ضروری ہے اسوقت کہنی چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ سلسلہ احمدیہ کا گورنمنٹ برطانیہ سے جو تعلق ہے۔ وہ

باقی تمام جماعتوں سے نرالا ہے۔ ہمارے حالات ہی اس قسم کے ہیں۔ کہ گورنمنٹ اور ہمارے فوائد ایک ہوئے ہوئے ہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی آگے قدم بڑھانے کا موقعہ ہے۔ اور اسکو خدانخواستہ اگر کوئی نقصان پہنچے۔ تو اس صدمہ سے ہم بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اسلئے شریعت اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام کے ماتحت اور خود اپنے فوائد کی حفاظت کے لئے اسوقت جبکہ جنگ و جدال کی گرم بازاری ہے۔ ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ ہر ممکن طریق سے گورنمنٹ کی مدد کرے۔ اور چونکہ ہر ایک شخص نہیں سمجھ سکتا کہ وہ کس کس طریق سے گورنمنٹ کی مدد کر سکتا ہے اور فطرت انسانی کے مطابق انسان کو بار بار یاد دلانے کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے اس کام کو باحسن وجہ انجام تک پہنچانے کے لئے میں نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جسکے گیارہ ممبر قادیان میں ہونگے۔ اور انکے مددگار کے طور پر ہر ضلع ہر صوبہ میں ایک ایک ممبر مقرر کیا جائیگا۔ وہ اپنے مددگار اپنے علاقہ میں ہر ایک جگہ پر جہاں احمدیہ جماعت ہو۔ مقرر کریگا ؞

اس کمیٹی کا کام یہ ہوگا (۱) احمدی جماعت میں خصوصاً۔ اور دوسرے لوگوں میں عموماً بھرتی کی تحریک کرنا (۲) مالی طور پر گورنمنٹ کی مدد کرنے کی تحریک احمدیوں میں کرنا۔ (۳) احمدیوں کو جو تکالیف فوج میں ہوں۔ انکے دُور کرنے کی کوشش کرنا۔ (۴) پچھلی کل خدمات جو احمدیوں نے کی ہیں۔ انکی فہرست طیار کرنا اور آئندہ ساتھ ساتھ تیار کرتے رہنا ؞

یہ بھی انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ہر ایک خدمت جو کوئی شخص کرے اس سے اس ضلع کے حکام اور پنجاب گورنمنٹ کو باقاعدہ ماہواری طور پر مطلع کیا جاتا رہے ؞

مَیں امید کرتا ہوں۔ کہ ہماری تمام جماعت اس کام میں اس کمیٹی کی مدد کرے گی ؞

اس کمیٹی کا نام "انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ" ہوگا ؞

خاکسار

میرزا محمود احمد

جھوک مہدی والی - یہ پنجابی نظم حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تصنیف ہے جو پنجاب میں بہت مقبول ہوئی ہے۔

اب چوتھی بار بعد نظر ثانی مصنف اچھے کاغذ پر طبع ہوئی ہے - ۲۴ صفحے کی دلاویز نظم ہے - قیمت ۱ر

ملنے کا پتہ :- **محمد عنایت اللہ صاحب تاجر کتب قادیان**

اخباری دنیا میں ایک قابل قدر اضافہ

"اخبار حق"

جو بڑی آب و تاب سے ہفتہ وار باوجود سخت گردانی کے عمدہ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی سے نہایت معمولی قیمت عہ سالانہ اور ۱۲ر ماہوار پر پنجاب کے دارالخلافہ لاہور سے شائع ہونا شروع ہوا ہے - علاوہ ملکی و قومی ترقی کا ضامن بننے کے اخلاقی ـ تعلیمی ـ سیاسی - اور اعتقادی مضامین کو نظر ناظرین کرنا اور ابنائے وطن میں مذاق سلیم عقل صحیح اور پختگی رائے کے جواہر آبدار پیدا کرنے اسکے جاری کنندہ پنجاب منسپلٹی کمیٹی نے اپنے ذمہ کیا ہے ایک امتیازی رنگ جو اس اخبار کے متعلق ہمیں بتلایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جنگ کے متعلق تمام غیر حقیقی - غلط اور بیہودہ خبروں کی تردید کرنے کے علاوہ نہایت صحیح واقعات و حالات پبلک کے سامنے پیش کیئے جاوینگے - جسکے لئے "حق" نے خاص ذرائع لیا کیئے ہیں ہماری دلی دعا ہے کہ خدا ایسے اخبار کو جس نے وقتی ضرورت کو محسوس کرکے ایسے مفید مقاصد پیش نظر رکھے ہیں دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے - آمین - خریداروں کی درخواستیں "دفتر اخبار حق لاہور" پہنچنی چاہیئے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۲

(مطبع میگزین قادیان میں باہتمام شیخ محمد نصیب پرنٹر و پبلشر طبع ہوئی)